حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمھیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی اور سب گھر والوں میں زیادہ لاڈلی تھیں قصہ نہ سناؤں؟ شاگرد نے عرض کیا ضرور سنایئے ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی تھیں جس سے سینے پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے، خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے ۔ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے، میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا آپ اگر اپنے والد صاحب ؐ کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لائیں تو اچھا ہے سہولت ہو جائے گی ۔وہ گئیں (لیکن) حضور ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں ۔

حضور ﷺ دوسرے روز خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا تم کل کس کام کو آئی تھی؟ وہ چپ ہو گئی (شرم کی وجہ سے بول نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور ؐ چکی پیسنے سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینے پر بھی نشان پڑ گیا ہے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں کل آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے تھے اس لئے میں ان سے کہا تھا کہ اگر ایک خادم مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے ۔حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہؓ اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی رہو اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب سونے کے لئے لیٹو تو سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ مرتبہ پڑھ لیا کرو ۔یہ خادم سے بہتر ہیں ۔انھوں نے عرض کیا کہ میں اللہ (کی تقدیر) اور اس کے رسول ﷺ (کی تجویز) سے راضی ہوں ۔

(ابو داؤد ۔فضائل ذکر از مولانا محمد زکریاؒ ۔ص ۱۸۸)

نبی کریم ﷺ اپنے گھر والوں اور عزیزوں کو خاص طور سے ان تسبیحات کا حکم فرمایا کرتے تھے ۔ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کو یہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ سونے کا ارادہ کریں تو سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر ہر ایک ۳۳ مرتبہ پڑھیں ۔

حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے دنیاوی مشقتوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں ان تسبیحات کو تلقین فرمایا اس کی ایک ظاہری وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان کے لئے دنیاوی مشقت اور تکلیف قابل التفات نہیں ہے اس کو ہر وقت آخرت اور مرنے کے بعد کی راحت و آرام کی فکر ضروری ہے اس لئے آپ ﷺ نے چند روزہ زندگی کی مشقت اور تکلیف کی طرف سے توجہ ہٹا کر آخرت کی راحت کے سامان بڑھانے کی طرف متوجہ فرمایا ۔

اس کے علاوہ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان تسبیحات کو حق تعالیٰ شانہٗ نے جہاں دینی منافع اور ثمرات سے شرف بخشا ہے وہاں دنیاوی منافع بھی ان میں رکھے ہیں اللہ کے پاک کلام میں اور اس کے پاک رسول ﷺ کے کلام میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں آخرت کے ساتھ ساتھ دنیاوی منافع بھی حاصل ہوتے ہیں ۔

اس حدیث شریف سے یہ استنباط کیا گیا ہے کہ جو شخص ان تسبیحات پر مداومت کرے گا اس کو مشقت کے کاموں میں تھکان

اور تعب نہیں ہوگا۔علامہ ملاعلی قاریؒ نے لکھا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے یعنی تجربے سے بھی یہ ثابت ہے کہ ان تسبیحات کا سوتے وقت پڑھنا ازالہ تھکان اور زیادتی قوت کا سبب ہوتا ہے اور علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ ان تسبیحوں کا خادم سے بہتر ہونا آخرت کے اعتبار سے بھی ہوسکتا ہے کہ آخرت میں یہ تسبیحات جتنی مفید کارآمد اور نافع ہوں گی دنیا میں خادم اتنا کارآمد اور نافع نہیں ہوسکتا اور دنیا کے اعتبار سے بھی ہوسکتا ہے کہ ان تسبیحات کی وجہ سے کام پر جس قدر قوت اور ہمت ہوسکتی ہے خادم سے اتنا کام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں ایک یہ کہ ان تسبیحات کو ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے کہ یہ پڑھنے میں پچاس ہوئیں لیکن اعمال کے ترازو میں پندرہ سو ہوں گی۔دوسرے یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ ، الحمدللہ ۳۳،۳۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھے کہ یہ پڑھنے میں سو (۱۰۰) مرتبہ ہوئے اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار ہوئے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے وقت شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ضرورت ہے اور فلاں کام ہے اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو وہ اِدھر اُدھر کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جس سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔

اس حدیث شریف میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سیدہ فاطمہؓ گھر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں کیا ہماری عورتیں سارے کام تو کیا ان میں سے آدھے بھی اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں؟ اور اگر نہیں کرتیں تو کتنی غیرت کی بات ہے کہ جن کے آقاؤں کی یہ زندگی ہو ان کے نام لیوا اور ان کے نام پر فخر کرنے والوں کی زندگی اس کے آس پاس بھی نہ ہو۔چاہیے تو یہ تھا کہ خادموں کا عمل اور ان کی مشقت آقاؤں سے کچھ آگے ہوتی مگر افسوس کہ یہاں اس کے اس آس پاس بھی نہیں۔

(فضائل ذکر۔ص ۱۹۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو تھام لو تو اپنے سے سابقین کو پالو اور تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں اور تم اپنے ساتھ والوں میں سب سے بہترین لوگ بن جاؤ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے،لہٰذا ہر نماز کے بعد ۳۳،۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔

(کنزالعمال،حصہ دوم،ص ۴۶۲)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نماز کے بعد میں پڑھے جانے والے کلمات جن کا پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۴ بار اللہ اکبر۔

(مسند احمد،مسلم،ترمذی،نسائی)